عصرِ حاضر میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کا حل؟

ج کسی بھی قوم کی ناکامی کے لیے اب اس سے زیادہ عذاب اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو وہ جہالت اور غربت کی دلدل میں پس رہی ہو اور دوسری طرف آپس میں اختلاف کا شکار ہو۔
جس چیز نے مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے وہ آپس کا اختلاف ہے۔
امت عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مطلب ہے قوم گروہ برادری۔
امت مسلمہ سے مراد مسلمانوں کا وہ گروہ ہے جو دین کے نام پر اکٹھا ہو قرآن میں اللہ نے امتِ واحدہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔
امت مسلمہ کو عصر حاضر میں درپیش مسائل بہت وسیع اور گہرے ہیں۔

1 دینی اور اخلاقی زوال:

دینی زوال سے مراد مسلمان کی دین سے دوری ہے جو اسے زوال سے دوچار کرتی ہے۔ نماز سے دوری اور غفلت، نماز جو اسے یہ احساس دلاتی ہے کہ ایک دن اسے رب کائنات کے سامنے پیش ہو کر اپنے اعمال کا جواب دینا پڑے گا۔ قرآن پاک کو سمجھنا اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے مسلمانوں کو زندگی کے تمام معاملات میں رہنمائی ملتی ہے۔ جو کہ اس دور کے مسلمانوں نے بند کر کے اپنے گھروں میں اونچا کر کے رکھ دیا ہے۔

DATE: ___/___/______ DAY: ___/___/______

نئی پالیسیز کیے طریقے پر ڈالی گئی آگر ایسی ہوئی تو انسان کو کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ افسوس یہی ایسا تھا آج کا مسلمان دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھو گیا ہے کہ اسے پیدا کرنے والے کا علم ہی نہیں ہے۔ شریعت رسولؐ، قرآن اور نماز سے دوری انسان کے اخلاقی زوال کا سبب ہیں۔

علمی اور تعلیمی پسماندگی

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قوموں کے عروج و زوال میں تعلیم کا کردار کلیدی ہے۔ جس قوم نے تعلیم کو اہمیت دی ہے اس قوم کے لوگوں نے ترقی کی منازل طے کی ہیں۔ اور جو قوم جہالت کا شکار رہی وہ ہمیشہ پسماندہ رہی ہے۔ لیکن افسوس جس قدر تعلیم کی اہمیت اسلام میں ہے اتنے ہی مسلمان تعلیم سے بیگانہ ہیں۔ پاکستان میں شرح خواندگی 60 فیصد سے بھی کم ہے۔

وہ مسلمان جو ایک وقت میں اپنے دور میں تعلیم و طب میں سب سے آگے تھے آج تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔

فرقہ واریت اور انتشار

بقول سید جمال الدین اسد آبادی اسلامی ممالک کو جو مرض لاحق ہے اس کی تشخیص کے لیے میں نے بہت فکر کی اور بہت سوچا آخر انجام میں نے پایا کہ ممالک کے ...

صرف تفرقہ ہے۔ لیکن گویا مسلمانوں نے
تنہا اس سلسلے میں انتخاب کیا ہے کہ متحد
نہ ہوں۔

امام خمینی اسی تفرقے کے سلسلے میں
فرماتے ہیں۔ تفرقہ آج کے دور میں اسلام
سے خیانت ہے چاہے وہ کسی بھی عنوان
کے تحت ہو۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآن مجید میں اللہ ارشاد فرماتے ہیں

واعتصمو بحبل اللہِ جمیعا ولا تفرقو

ترجمہ
"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو
اور تفرقے میں نہ پڑو"
(آل عمران 163)

حدیث میں ارشاد ہے

"میری امت تہتر فرقوں میں بٹ
جائے گی۔ صرف ایک فرقہ نجات پائے
گا" (ترمذی)

تفرقے کے اسباب

انتہا پسندی اور تعصب
علم کی کمی
سیاسی مقاصد
غیر ملکی سازش

مندرجہ بالا تمام مسائل ہمارے اسلامی معاشرے
میں موجود ہیں

معاشی مسائل

تعلیمی پسماندگی، جہالت تفرقہ
کے علاوہ ایک اور بڑی پریشانی معاشی
مسائل ہیں۔

1 غربت:

زیادہ تر مسلم ممالک میں ایک بڑی آبادی
غربت کی لکیر سے اپنی زندگی گزار رہی ہے
تعلیم صحت اور خوراک تک بنیادی سہولیات
میسر نہیں ہوتیں

2 بے روزگاری:

نوجوان نسل کے پاس روزگار کے
مواقع محدود ہیں۔ ہنر مند افراد بھی مناسب
پلیٹ فارم نہ ملنے کی وجہ سے اپنے ٹیلنٹ کو
استعمال نہیں کر سکتے۔

3 قرضوں کا بوجھ:

بہت سے مسلم ممالک عالمی
مالیاتی اداروں کے قرضوں کے بوجھ تلے دبے
ہوئے ہیں۔
قرضوں کی شرائط ان ممالک کی خودمختاری
اور معیشت کو کمزور کر دیتی ہیں۔

کرپشن اور بدانتظامی:

قومی دولت ذاتی مفادات
کے لیے استعمال ہوتی ہے جو ترقیاتی
ادارے شفافیت اور ایمانداری سے کام
نہیں کرتے۔

قدرتی وسائل کا غیر موثر استعمال

مسلمان ممالک تیل، گیس،
سونے اور دیگر وسائل سے مالا مال ہیں
مگر بدانتظامی، کرپشن کی وجہ سے ان سے
فائدہ نہیں اٹھایا جاتا

ظلم زیادتی اور نا انصافی

اسلام عدل و انصاف کا دین ہے۔ قرآن میں
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

اللہ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے
(سورۃ النحل ٩٥)

ظلم زیادتی اور نا انصافی کی اقسام

ا۔ بیرونی ظلم و جبر:

فلسطین، کشمیر، روہنگیا اور شام
میں مسلمانوں پر کھلے عام ظلم کیا جا رہا ہے۔
طاقتور ممالک کمزور مسلم ممالک پر دباؤ
ڈال کر ان کی خود مختاری ختم کر رہے ہیں۔
اسلاموفوبیا کے ذریعے مسلمانوں کے خلاف
نفرت پھیلائی جاتی ہے۔

ب۔ داخلی ظلم و نا انصافی:

بعض مسلم ممالک میں خود عوام
کو بنیادی حقوق نہیں ملتے
حکمران طبقہ دولت اور طاقت کا ناجائز
استعمال کرتا ہے
غریب اور کمزور طبقہ انصاف سے
محروم رہتا ہے۔

ج۔ معاشی نا انصافی:

دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہے
جبکہ عوام غربت میں ڈوبی ہوئی ہے
اقربا پروری اور کرپشن کے باعث مستحق لوگوں کا
حق نہیں ملتا

مسائل کا حل

01 تعلیم و سائنسی ترقی کا حصول

دور حاضر میں امت مسلمہ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے جدید تعلیم و سائنسی ترقی ضروری ہے۔ مسلمان ممالک میں ناخواندگی کو ختم کرنے کے لیے عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ دوسرا یہ کہ جدید تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ طلباء اور طالبات غیر مسلم ممالک میں جانے کی بجائے اپنے ملک کی خدمت کریں۔

درج ذیل چند تجاویز سے ان مسائل کا حل ممکن ہے۔

i- معیاری تعلیم کا فروغ

ہر بچے کو تعلیم فراہم کی جائے۔
سرکاری اور نجی اداروں کے معیار میں فرق کم کیا جائے

ii اساتذہ کی تربیت:

اساتذہ کو جدید تدریسی طریقے سکھائے جائیں
استاد کو ایک رول ماڈل کے طور پر تیار کیا جائے۔

iii دینی اور دنیاوی علوم کا امتزاج:

ایسا نظام بنایا جائے جو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم سائنسی اور جدید علوم پر بھی زور دے۔

تفرقہ کے حل

i قرآن و سنت کی طرف رجوع

تفرقہ کا بنیادی حل یہ ہے کہ ہم قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھام لیں۔

DATE ___/___/___

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

ترجمہ

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو

اور تفرقہ میں نہ پڑو

(سورۃ آل عمران ۱۰۳)

ii مسلکی اختلاف کو برداشت کرنا

اختلاف رائے فطری ہے مگر اسے دشمنی اور نفرت میں بدل دینا نقصان دہ ہے۔ ہر مسلک کو دوسرے کی رائے کا احترام کرنا چاہیے۔

iii مشترکہ مسائل پر اتحاد:

مسلک کی جماعت کو ایسے مسائل پر متفق ہونا چاہیے جو سب کے لیے یکساں ہیں جیسے کشمیر، فلسطین اور روہنگیا جیسے مسلمانوں کے حقوق۔

اسلاموفوبیا کا مقابلہ

بقول اقبال

"ایک ہو مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر"

معاشی مسائل کا حل

اسلامی معاشی نظام کا نفاذ

- سب سے پہلا حل یہ ہے کہ معیشت کو سود سے پاک کیا جائے۔

اسلامی اصولوں کے مطابق زکوٰۃ، صدقات اور بیت المال کا نظام فعال کیا جائے۔

وسائل کا بہتر استعمال

مسلم ممالک اپنے وسائل جیسے کہ تیل، گیس اور معدنیات کو صنعتی منصوبوں اور فلاحی منصوبوں کے لیے استعمال کریں۔

زراعت میں جدید ٹیکنالوجی اپنائی جائے تاکہ پیداوار بڑھے۔

کرپشن اور بدانتظامی کا خاتمہ

شفاف احتسابی نظام اور اچھی گورننس قائم کی جائے۔

اداروں کو سیاسی دباؤ سے آزاد کر کے میرٹ پہ چلایا جائے۔

صنعتی اور تجارتی ترقی

درآمدات پر انحصار کم کر کے صنعتی پیداوار کو بڑھایا جائے۔

چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کو حکومتی سپورٹ دی جائے۔

معاشرتی انصاف

دولت چند ہاتھوں میں محدود نہ رہے۔

مزدوروں کو ان کی محنت کا صحیح معاوضہ دیا جائے۔

خواتین کو بھی معاشی میدان میں یکساں مواقع دیے جائیں۔

مسلم ممالک میں تعاون

OIC جیسے پلیٹ فارم پر معاشی اتحاد کو مضبوط کیا جائے۔

مشترکہ کرنسی یا تجارتی بلاک بنایا جائے

DATE: __/__/____

میں سے ڈالر پر انحصار کم ہو۔

خود انحصاری

بیرونی قرضوں پر انحصار کم کر کے مقامی وسائل سے ترقی کی جائے

ظلم و ناانصافی کا حل

1 قرآن و سنت کی روشنی میں عدل و انصاف کا قیام

اسلام میں عدل کی بنیاد یہ ہے کہ ہر شخص کو اسکا حق دیا جائے

قرآن میں حکم ہے

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

بے شک اللہ تمہیں عدل اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے

(النحل ۹۰)

2 قانون کی بالادستی

ظلم کے خاتمے کے لیے ضروری ہے قانون سب کے لیے یکساں ہو۔

رشوت، سفارش اور اقرباء پروری کو ختم کرنا لازمی ہے

حکمرانوں اور اداروں کی اصلاح

حکمرانوں کو ذاتی مفاد کے بجائے عوامی فلاح کے لیے کام کرنا چاہیے۔

پولیس اور عدلیہ جیسے ادارے آزاد اور غیر جانبدار ہوں۔

عوام میں شعور

عوام کو اپنے حقوق و فرائض سے آگاہ کیا جائے۔ جب عوام باشعور ہوں گے تو وہ ظلم کے خلاف کھڑے ہو سکیں گے۔

ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا بھی ایک اسلامی فریضہ ہے۔

نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا۔

"تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر نہ کر سکے تو زبان سے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے"

(مسلم)

خلاصہ بحث یہ کہ امت مسلمہ کو بے شمار مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے۔ جن میں علمی میدان میں پیچھے رہ جانا، ظلم و زیادتی ہونا اور تفرقہ بازی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان تمام مسائل کا حل مسلمانوں کو شعور دینے سے منسلک ہے۔ جن اقوام کو علم و شعور اور اپنے بنیادی حقوق کا علم ہوتا ہے وہ دنیا میں ترقی کرتی ہیں اور عزت پاتی ہیں۔ مسائل کے حل میں تعلیم کا فروغ، عدل و انصاف کا قیام، باہمی ہم آہنگی اور اسلامی معاشی نظام کا ~~[illegible]~~ نفاذ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں ~~حاصل~~